نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر ۳۰ - جلد ۱ | اگست [illegible] | قیمت ۲ آنہ

شاہ فارس کا انگلستان میں جانا

[illegible]

ہمارے شہر میں انجمن کیوں نہیں مقرر ہوتی اور کونسی تدبیر ہے جس سے یہہ مراد پوری ہووے

مکرم و مہربان جناب ایڈیٹر صاحب مہتمم نورافشاں سلامت تسلیم قبول فرمائیے۔ سابقہ میں چند نے اُن غلطیوں کو جو اب تک ہم نے انجمن کے ہونے میں ممبران عظیم ... تدبیر کیجئے جس سے ہماری مدعا کام اس شہر میں ہو ... بعد ازاں ... کیا تھا لیکن خیرخواہ خوابین صاحب ... اس کو دہیں جگہ ... جناب صاحب ... تحریر سے اس تحریر پر ایک عجب ... ہماری نسبت ... لوگ ہماری ... تحریر کی تصدیق ... خیرخواہ خوابین صاحب کی تحریر کا منشا ہے ... حاضرین جلسہ ... شہر ... ممبران انجمن کو سکتے ہیں ہر ایک بات کا اتفاق نہیں کی ... دے کیسی ... ہیں کہ جب تک ... کیا جائے ... ممبر انتخاب کئے جاویں اور شروع میں چندہ ... کیا جائے اور ... معقول یا ہم بحث ... تب تک کچھ بھی نہیں ہوگا۔ کیونکہ جب ... تب ... آسانی ہو سکتی ہے ... پہلے ہی جلسہ میں جب ... ہماری غلطیاں ... کر دیا ... انجمن کا نام بھی ... چندہ ... کی جس سے یہہ مطلب ... حاصل ہوئی ہیں ... کے موافق تجویز کی جائے اور ... تعمیل ہو تو انجمن کے ... میں کچھ بھی شبہ نہیں ... ہماری ... ہو گی ...

جلسوں سے شاید ہوا کہ ممبر قرار دیا ... شامل نہ ہوئے ... خیرخواہ خوابین صاحب ... مقرر ... نہ کیا جائے ... کی باتوں کا بیان کرنا ... اس پر اکتفا کیا ... انجمن ... امید کہ خیرخواہ خوابین صاحب ... نمبر صاحب ایڈیٹر ... ممبر ... کے خلاف ... ہمارا ... حال کے ... ہماری نسبت کوئی کچھ ہی سمجھے ... سب کو ... امید کہ ... نورافشاں ... مضمون ... دیجئے گا۔

الراقم راستگو

نورافشاں۔ ہم خیرخواہ، خوابین اور راستگو صاحب کی تحریر کی منصفی کرنی نہیں چاہتے لیکن جہاں تک ہماری ... میں پہنچا ہے اس بات میں شک نہیں ہے کہ شروع ہی میں ... انجمن سے کئی ایک امور میں غلطیاں ظہور میں آئیں ... کہ انہوں نے بجائے ... کے ممبران کو انتخاب کریں اور انجمن کو قرار دیں پہلے ہی انجمن کا کام کرنا چاہا اور ... چندہ پیش کر دیں جس سے حاضرین جلسہ ... کی طرح ... ہو گئے گویا کہ ... انجمن ... قائم ہونی تھی ہم ... خوش ہیں کہ ... انجمن کی بنیاد ڈالی جائے اور عمل ... راستگو صاحب کے خیالات صحیح ہیں جس بات میں ہم بھی متفق ہیں ... ہماری کام کی بنیاد ... سے نظر آتی ہے۔

دادوپور کے پُل کی بے انتظامی

ہمارے ایک شفیق ... سے اکبر ... مقام دادوپور میں ... ایک جگہ ... سرکار ... پل ... کے ساتھ ... حقیقت ... کے سبب ... کے ساتھ ... ستونوں کے اوپر ایک ایک تختہ رکھا ہے اگرچہ پل کم ... ہوا ... شور اور ... ہوا ... اس کی لاگت بہت ... اور ... تدبیریں ہیں ... انگریزی ... تھیں ... تجربہ کار ... اُس نوح کے باشندہ ہیں ... اس پل سے بے خوف ... گذر جاتے ہیں ... بہت خوف کا ... ڈر ... خطرہ ... اوپر ... نہیں ... اور کسی کی ضرب میں آئی ... کرنے سے ... معلوم ہوا ... اعلیٰ افسر ... سے ... دو تختے ... کر دی جاتی ہیں ... سرکار کے ... ایک گز ... سب ... آرام ... ایسا ... تکلیف نہ پہنچے۔ لیکن ... ہوں کہ اگر حضور ... جناب نواب لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر ممالک پنجاب ... توجہ ... انتظام فرماویں ... کے واسطے ... تکلیف ... ہو جاوے ... اگر ایسے ... مقام میں ... یہاں سے ... صاحب رئیس ... ہو وہ ... کی جگہ ... لوگوں کی ... کی ... اگر اس مقام پر ایک ... تو ... آمد و رفت ... آرام ... اس تکلیف کا رفع کرنا ... صاحبان ... جنرل پوسٹ ماسٹر صاحب بہادر ممالک ... پنجاب ... بے شک ... آرام لوگوں کو مل سکتا ہے نہیں

زمانہ کا حکم کہاں اور کون اِس حال کا پرساں +

اخبارات مُلکی وولائیتی

کراچی۔ ایک کارخانہ میں مسٹر ... صاحب ملازم انجنیر ہمراہ ایک ہندوستانی کے ایک دونالی بندوق کا ... ملاحظہ کر رہے تھے دونوں میں سے کسی کو معلوم نہ تھا کہ وہ بھری ہوئی تھی صاحب نے بطور کھیل کے بندوق پر ہاتھ چڑھا کر گھوڑا کھینچ لیا فوراً اسمیں سے دونوں گولیاں چل گئیں اور ایک بیچارہ مستری کے پیٹ میں گھسیں جو اُسیوقت مرگیا +

سید نور محمد خان۔ ایلچی امیر کابل کو صاحبان انگریز کے ساتھ میز پر کھانے سے کچھ پرہیز نہیں ہے مگر کھانے کے ساتھ کسی قسم کی شراب کا استعمال نہیں کیا ہے گو ایلچی کابل کی تمام نسبت باشندگان اور ممالک کے ... مہذب صاحبان انگریز کے کھانے کو قبل کی غذا سے کہیں بہتر ... تھا +

نورافشاں۔ ہم نہیں جانتے کہ ہند کے مسلمانوں کو کیوں ایسے تعصب نے گھیرا ہے کہ عیسائیوں کے ساتھ کھانے سے ایسے متنفر ہیں اور ... کے محروم ہیں ... کھاتے ہیں ... موصوف ... وغیرہ ... قرآن میں اہل کتاب کے ساتھ کھانے کی ممانعت نہیں ہے تاہم وے شیخی کے اپنی بزرگی دکھلاتے ہیں +

پونا۔ پونا میں شادی بیاہ کے موقعہ پر ... جولائی کو وقوع ہوا ایک گوسائیں جو ... ایک بڑا بھاری پتھر ... کے اندر گیا اور زور سے اُس ... کی صورت پر ... دونوں آنکھیں ... جب ... اُس کی مدد کو ... اُس گوسائیں کو خوب زدوکوب کی اور پولیس نے ...

گرفتار کر لیا یعنی وہ ... جو آسمان و زمین کا مالک ... کیا تھا بسبب اعتقاد ... کے مر گیا +

روایت ہے کہ یہ مورت ... کی کسی انسان کے ہاتھ سے نہیں بنائی گئی اب دیکھا چاہئے کہ پیروان ... آئندہ اِس مورت کی یاد میں خدا کی پرستش کرینگے +

ہیضہ۔ ٹیمس آف انڈیا میں مرقوم ہے کہ ... ایک قسم کا ہیضہ ہے ... جیسکے ساتھ ... باشندوں میں سے ... روز ... مرجاتے ہیں شہر کی چاروں طرف ... ہو گیا ہے اسواسطے معلوم نہیں کہ کب تک یہ مرض ... لگی ہے +

جیپور۔ ... اخبار کے ... کی تحریر ہے کہ گذشتہ کے اختتام پر تمام ملک کے گرد ... اور اس قسم کی ٹڈی نمودار ہوئی کہتے ہیں کہ اُنہوں نے ہر ایک سبز شئے کو چٹ کر لیا +

جزائر سینڈوچ کی آبادی ... میں صرف ..... شمار ہوئی تھی اُن میں سے ..... اصلی باشندے ... اور ..... باشندے ... اصلی باشندے ... کم ہوگئے اور غیر ملک کے باشندوں میں ... کی ترقی ہوئی +

تعلیم نسواں۔ ... میں ہے کہ ایک ... تعلیم نسواں پر ایک ... منظور ہوئی وہاں ایک عورت ذات کی برہمن ... لباس پہنے ہوئے موجود تھی اور اُنکے منہ پر نقاب نہیں تھا معلوم دیتا ہے کہ اس کام میں وہ نہایت ہی خوش تھی اُنکے ساتھ ایک برہمن امیر ... لباس پہنے ہوئے تھا +

ترجمہ انجیل بزبان جزائر گلبرٹ۔ ... مسٹر ... صاحب نے مقام ... انجیل کا ترجمہ جزائر گلبرٹ کی زبان میں ... چھپکر تیار ہو گیا ... شام کے وقت ... کی شکر گذاری کے لئے ... مجلس ... کے ساتھ جمع ہو کر عبادت کیجائیگی کہ میری زندگی ... میرے جسم میں ایسی صحت اور طاقت رہی کہ مسیح کے لئے میں اِس خدمت کو پورا کر سکا +

تعداد عیسائیان جزیرہ مدغاسکر۔ جزیرہ مدغاسکر کی آبادی کبھی بصحت دریافت نہیں ہوئی ... صاحب نے اپنی تواریخ میں ..... شمار کیا ... اُن میں سے ..... عیسائی ... صرف ..... اور ... نے بہت سی تحقیق کے ..... سے کچھ زیادہ تعداد بیان کی اور اب عیسائیوں کا شمار ..... سے کم نہیں ہے جو اس جزیرہ کے ... عیسائی ہوئے ... اصلی باشندے ... کم ہوتے جاتے ہیں اُس جزیرہ کے نصف شمالی مشرقی حصہ ... خوبصورت ... معلوم ہوتا ہے کہ یہ قوم ... کی نسل سے ہے +

شاہ فارس۔ کہتے ہیں کہ شاہ فارس کے سب سے قیمتی لباس کی قیمت ... روپیہ ہے +

چینی لغات۔ چینی اخبار سے منکشف ہوا کہ ... صاحب نے قریب چالیس برس کے اِس ملک میں رہنے کے بعد ایک چینی لغات تیار کی ... کتاب کے ..... صفحے ہو گئے ہیں ..... چینی الفاظ مندرج ہیں +

نسخۂ قدیم۔ ... میں ذکر ہے کہ ... صاحب باشندۂ شہر ... چند ... کے سبب ... انہوں نے ایک ... نسخہ پایا ہے ..... سال سے کم مدت کا نہیں ... ورق ... ہیں مگر ایک حرف نقصان نہیں ... ملک مصر کے قدیمی طب کا بیان اُسمیں ہے ... انسان کی مختلف امراض و علاج کا ذکر ہے ... آنکھ کی بیماری کا علاج ... مصر کے لوگ ... کہتے ہیں کہ بادشاہ ... نے اِس نسخہ کو ... شہر ... کے پاس ہے +

حکم جدید۔ آگرہ کی اخبار سے معلوم ہوا کہ پبلک ورکس ڈیپارٹمنٹ نے یہ حکم دیا ہے کہ دوسری تربیت گاہ سکول میں عیسائی طالب علم [illegible] سے تعلیم [illegible] کے لئے جاتی ہیں [illegible] میں [illegible] چودھری [illegible] صاحب [illegible] روپیہ جیسی ایک روپیہ [illegible] منتظمین سے لیا جائیگا ✦

کشمیر۔ خبر ہے کہ ابھی [illegible] کپتان [illegible] صاحب [illegible] سری نگر پہنچ گئے ہیں مہاراجہ صاحب بڑی [illegible] ہیں کہ مسٹر [illegible] صاحب کے سفر کے لئے سامان [illegible] جاتی ہے ✦

ارجاع نالش۔ اخبارات میں ذکر ہوا کہ ایک صاحب [illegible] گورنمنٹ [illegible] کی نالش دائر کرینگے ✦

انعام۔ گورنمنٹ [illegible] نے منظور کیا ہے کہ ایک [illegible] صاحب [illegible] کو [illegible] خدمات کے [illegible] کے واسطے [illegible] عمل میں [illegible] عنایت کیا جائے ✦

مسٹر کوان صاحب۔ [illegible] اگست کو [illegible] ہندوستان [illegible] آرہے ہیں [illegible] صاحب [illegible] سے کل صوبہ پنجاب کے [illegible] اور [illegible] جو ہندوستان میں [illegible] ہیں جہاں [illegible] سے کام کیا [illegible] ✦

مقام اجنالہ ضلع امرتسر میں تمام [illegible] شفاخانہ [illegible] ڈاکٹر صاحب کہتے ہیں [illegible] عورت سے [illegible] صاحب [illegible] خان صاحب [illegible] کے [illegible] خبر [illegible] پیدا ہو [illegible] اس سے بھی [illegible] ✦

سرحدی خبریں

کارسپانڈنٹ پبلک [illegible] پشاور سے [illegible] ضلع [illegible] کے ایک گاؤں کے باشندہ کون میں [illegible] ایک لڑکی [illegible] صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر [illegible] خبر کے [illegible] خان [illegible] رات پر [illegible] سے ہتھیار [illegible] کی غرض سے بھیجا [illegible] منزل مقصود پر پہنچے [illegible] مقابلہ سے پیش آئے اور ہتھیار دینے سے انکار کیا۔ یہ خبر صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کی خدمت میں بھیجی گئی [illegible] صاحب موصوف نے [illegible] سلطان خان [illegible] اسسٹنٹ کمشنر [illegible] کے واسطے روانہ کیا [illegible] حال [illegible] معلوم نہیں ہوا ✦

کارسپانڈنٹ [illegible] اسماعیل خان [illegible] لکھتے ہیں کہ [illegible] مسافر [illegible] باشندہ [illegible] ضلع [illegible] کے [illegible] جاتے تھے [illegible] جب مقام [illegible] پہنچے رات کے وقت اُن پر [illegible] کی ایک [illegible] گروہ نے جو علاقہ امیر کابل میں [illegible] حملہ کر کے [illegible] اُن میں سے [illegible] اور قتل کیا اور [illegible] مال [illegible] لیا جب اس [illegible] کی خبر حاکم [illegible] ایک گروہ [illegible] سواروں کا [illegible] عطاء محمد خان کے [illegible] [illegible] کی تعداد [illegible] خبر [illegible] گئے اور [illegible] اختیار میں [illegible] امیر کابل کی خدمت میں [illegible] کیا [illegible] ✦

یہ بھی [illegible] کہ [illegible] کے ملک [illegible] خان [illegible] مال [illegible] ایک [illegible] سے بہت [illegible] کا دیا [illegible] اس [illegible] کی [illegible] سے گئے ہیں ✦

لودیانہ۔ ایک مسلمان عورت [illegible] اپنی دختر [illegible] اپنے خاوند کے [illegible] کے ساتھ [illegible] گئی اب حسب [illegible] ۲۰ [illegible] عدالت سے [illegible] سات [illegible] کی قید ہوئی افسوس ہے کہ [illegible] ایک [illegible] تھا [illegible] بھی سزا [illegible] ہوئی ✦

[illegible] گذشتہ میں ایک [illegible] گھوڑے [illegible] گوشت [illegible] حالت میں [illegible] ہم [illegible] امرتسر [illegible] افسوس [illegible] ہیں اور [illegible] ایک [illegible] جہاں [illegible] کے [illegible] ایک [illegible] صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر نے [illegible] منظور کر لیا [illegible] [illegible] انتظام [illegible] ذبح کیا [illegible] [illegible] ایسا [illegible] [illegible] عام میں [illegible] [illegible] کام میں [illegible] [illegible] صاحبان [illegible] انتظام [illegible] ✦

[illegible] انتخاب [illegible] جنگ [illegible] اطلاع دیتے ہیں [illegible] ایک [illegible] ڈاکٹر [illegible] شہر کی [illegible] صاحب موصوف [illegible] ✦

خلاصہ اخبارات تار برقی از ۹ تا ۱۰ اگست ۱۸۸۷ء

لنڈن میں ایک سخت قسم کا بخار [illegible] **جرمنی**۔ شہر [illegible] میں حضرت [illegible] **روس** ایلچی [illegible] **فرانس** [illegible] شاہ فرانس [illegible] منظور کر لیا ہے **ہسپانیہ** [illegible]

کلکتہ۔ مقدمہ [illegible] صاحب [illegible] صاحب عدالت سے [illegible] صاحب [illegible] ہوئی ✦

خط

مہربان مہتمم صاحب اخبار نور افشاں سلامت۔ بعد سلام شوق واضح
رہے تو پیراے کے ہو کہ اس میں علانیہ اسلام کو تمام دنیا میں
لوگوں کے دیو صادق و دانگو ظاہر ہے سب جانتے ہیں لیکن اس زمانے
میں صدق کی راست پھر کر خلاف کی دلدل میں پھنس گئے ہیں گو
انکا یہ ہو کہ تعجب سے درنہ ہوئے کہ اخبار عام میں یہ خبر درج اخبار
میرے پہنچنے میں آئی صاحب اخبار لکھتے ہیں کہ لاہور کے پادری
صاحب جو بیٹے تہذیب اخلاق میں مشہور اور علم میں معروف تھے
اپنی عادات خصوصاً مسائل مذہبیہ کے برخلاف ہوگئے چنانچہ ایک پادری
صاحب نے ایک معزز مسلمان کو طمانچہ مارا صاحب اخبار و شاید اس
موقع پر حاضر ہونگے یہ درد دلگوئی انکی طرف رجوع نہیں کرتی گر
کسی راست گو مومن نے کہ یہ خبر سچائی کی انہوں نے سچ خیال
کرا کہ مسلمانوں کو مناسب ہے کہ اسکا مقابلہ فی الفور کریں کیونکہ وہ
کاذب ہیں اور کاذبوں کی شان اپنے قرآن میں دیکھیں کذب
اسکا میری تفصیل سے واضح ہوگا مقدمہ در پردہ ظاہر ہو کہ اگر کوئی شخص
مخالف ہے تو بنیاد اسکی دیووں کی مقدار موافق۔ کتا نہیں
اور نے کوئی جو اس طرح جب کوئی صاحب کچھ بیان کرتا ہے تو اول
اپنے بیان کی عادت کو سچائی کی بنا پر قائم کرتا ہے دوسرا اس عادت
کو بنیاد سے قائم رکھتا نہیں ہے۔ دیکھنا چاہئے کہ وہ خبر کیسے پایا
میں صدق کی راہ پر یا نہیں پھر اسکے اپنے بیان کی عادت کو بنیاد
سے جانچو اگر ایسا ہو یا نہیں۔ واضح ہو کہ میری تفصیل سے واضح ہو گا کہ
اس موقع پر جو وہاں حاضر تھا تمام حال بچشم خود دیکھا ہے اور اخبار عام
میں درج ہوا کہ ایک پادری صاحب نے ایک معزز مسلمان کے طمانچہ مارا
کرتے ہوئے سخت طمانچہ مارا معہ یہ وہ تھا اور بھی بات کر دی یہ
اسلام نے یہ پادری کی اور انکی مجلس سے الگ ہوگئے دیکھئے یہ تو
عبارت میں دانے علماء گو شیاں میں ظاہر کرتا ہوں۔ اول شخص معزز
ایک عمدہ صفت ہو یعنی اہل علم و دوست دار صاحب جو شہر لاہور کے
اگر کم ہیں جو کوئی اس خبر کو دیکھیگا یہی سمجھیگا کہ پادری صاحب نے کسی

بزرگ مولوی صاحب علم و دانش کو طمانچہ مارا ہوگا اور حقیقت میں
وہ معزز مسلمان ایک شخص بازو بن فروخت و عرفیت وہ کٹ گیا
تھا وہ دو شخص یہ تھا کہ اور مارنے کا ارادہ کیا میں کتنا ہوں
دل کا حال سوائے خدا جل سلام نہیں ہو سکتا اور ہمارے کوئی شخص
دل کے ارادوں کو نہیں سمجھ سکتا مجھے کس طرح صاحب لکھنے کو
اور اس کو معلوم کیا ماہ گو صاحب کا بیان ہو کہ میرے دل میں اور
مارنے کا ارادہ ہرگز نہیں ہوا تھا میرا احوال کرتے ہوئے مارا
ہے اور یہی صاف ہے تو بالکل اصل حال یہ تھا حقیقت یہ ہو کہ میں
اس وقت کچھ بیان انجیل کا کچھ میں کر رہا تھا وہ اپنی عادت
کے موافق ہوں اور تحفہ کے ساتھ میری باتوں پر اعتراض کرنے
لگا اپنے وقت کے موافق میں نے اسکو منت سے سمجھایا یہ
مناسب ہونے کا موقع نہیں ذرا صبر کرو میں اپنی بات پوری کرلوں
تمہاری بھی سنونگا مگر اس گستاخ نے ادب والے نے میری
کو قبول کیا بلکہ زیادہ شور و غل مچانے سے مجھے بند کرنے
پر آمادہ ہوگیا اور گستاخی کے حد تک گیا وہ اگر میری طرف رخ پھیر کر ایسے
لوگوں کو جو بیٹھے ہوں کہ ... جو باتیں سنتے تھے تو اس وقت پادری صاحب
نے بولا کہ میرے ساتھ تھا جو ایک آہستہ دیکر اسکو ادا کر چپ کیا
جو شخص تھا اس کو ہر گز بتا کر دہ خوب سخت یعنی زور سے تھا اور وہ
ایسا ہی آہستہ تھا جیسا میں نے بیان کیا غرض اسکے تو ادا کر
چپ کرایا تھا وہ شخص پادری صاحب پر اسکو غرض کان لگا کر سنتا
چاہئے کہ خبر خوش طبع نے اپنے مجلس کے حق میں لکھا ہے لالہ
سلام پر پادری کرکے ہماری مجلس سے الگ ہوگئے یہ سب سے
زیادہ تر غلط کہتی ہے اگر معزز کو یہ سلام کہ کہا جائے تو بہت
مناسب ہو شاید انہوں نے جس کے حد پر دخل خبر کیا ہو نسبت
یہ ہو کہ جوڑ تب صاحب نے اسی نئے کمرے والے کو نصیحت دی
اس وقت اہل اسلام کے سب ممبر باہر دوں نے ہم دوڑ پر
ہر ہر دو گالیاں دیتے ہوئے حملہ کیا چنانچہ ایک نے ان میں سے
کمال بے مروتی سے ڈنڈا دہ ہم پر کھڑے ہوکر ہماری بڑیوں
کے توڑ ڈالنے کا وعدہ کیا اور ایک آدمی نے دیکھا کہ اسنے

پہنا ہوا تھا کمر کے قریب گھما یا گویا کہ تلوار چلاتا ہوا اور زبان درازی
کی تلوار سے تیز تر اور چوٹ کی سزا دیتے تو حق نہیں اور ایک وہ
نے جو مولوی کہلاتا ہے تو وہ بلند آواز ہو کر اسکے سے پھر ہمارا نام
شریف لگایا کسی نے کچھ کسی نے کچھ ہورہی میں نا گئی ہمارا سوار
غصہ زیادہ ہے اس صاحب کی پیروی کی کہ وہ جو
کرنے سے فکر ہو کہ بلا سے پھر وہ مسٹر صاحب فرماتے ہیں کہ وہ
شاد میں بیٹھنے سے تہذیب اخلاق مشہور اور علم میں معروف ہوتے
آئے ہیں اسباب کا میں منکر نہیں ہوں لیکن پادری لوگ اپنے
تئیں پاک و بے قصور نہیں لکھتے اور وہ فرشتہ ہونیکا دعویٰ
کرتے ہیں مگر تو بھی مسٹر صاحب کا بیان درست ہو کہ وہ
لاہور شہر میں پادری لوگ مدت سے لوگوں کی نصیحت و خدمت
کرتے چلے آئے ہیں اور امید ہو کہ آئندہ بھی بلا ستیع ہر خدمت
کرتے چلے جائینگے۔

راقم پادری چارلس جوڑ صاحب

نظر ثانی کتاب حیات الانسان عن وسوسۃ الشیطان فی رد تحقیق الایمان

مرتب صاحب اخبار نور افشاں سلامت۔ کچھ عرصہ قبل قوموں میں
ایسے تعصبات پیدا ہوا ہے کہ شور و گمراہی دیتا ہو جسکے باعث سے
کچھ صوبہ کو فروغ ملتا ہے۔ لیکن کیا یہ سچ ہے کہ بیشتر ہم
قول شاعر نہیں تفاوت رہ از کجاست تا بکجا چنانچہ چند روز ہوں
ورد گنڈا کا اہل اسلام کے ایک نامی گرامی مولوی عبداللہ صاحب
صاحب نے ایک کتاب مسمی بہ حیات الانسان عن وسوسۃ الشیطان
فی رد تحقیق الایمان تصنیف کی ہو معلوم نہیں کہ اسکا مطلب کیا ہے
اگر میں سمجھ سکوں تو یہ مطلب ہو تا ہو کہ آدمی کو بچانا شیطان
کے وسوسے سے دل میں آیا تاکہ وہ ایمان کی تحقیق کرے اور عوض
اپنے ہی معنوں میں ہو تو اسکے کیا معنے ہیں کہ ایمان کی تحقیق سے
مصنف نے رفع ہو میں آدمی کو نا فہم خود ایسا فرمائینگے اور
اسکے کتاب مذکورہ کو جو میں نے شروع سے آخر تک دیکھا تو کئی ایک

میں بھی مضمون اور دین عیسوی کی تعلیمات کی نسبت مصنف
موصوف نے کتاب ہذا میں غیر صحیح درج کر دیں ہیں بطلان ظاہر کر
ناس و عام پر مرحوم بیچارہ سیدنا کو انکی نسبت اخبار ہذا میں
چند کلمات بطور ظاہر کرنے حق کے لکھے جاویں تاکہ عوام الناس بھی
عام مصنف کی شیریں مقالی سے محفوظ رہیں علاوہ اسکے ناظرین
پر بخوبی یہ بھی واضح ہو کہ مصنف موصوف کا کتاب ہذا کے لکھنے سے کیا
مطلب تھا ہذا اس کتاب کے تیسرے صفحہ پر مصنف صاحب تحریر
ہیں کہ اب میں سچے دل سے دعا مانگتا ہوں کہ میں سرگذشت اس
دوا سے صرف چند دن یا حق کو پیرو دیتا ہوں اور چونکہ وہ مطلب
آج تک مجھے معلوم نہیں کہ حافظ صاحب کے دل میں بوقت شروع
کرنے کتاب کے کیا خیال گزرا تھا پر یہ مجھ پر واضح ہے کہ
باوجود دیکھ انہوں نے سچائی دل سے حق کے ظاہر کرنے کا دعویٰ
کیا ہے حقیقت میں وہ سچائی دل کا وسوسہ حق کے ظاہر کرنے کا
چاہیں کہیں پتا نہیں [illegible] میں فرض محال ہو کہ وہ شخص جو
قرآن سے خود و فرد ضمن کرتا اور اپنی زبان اور ان پر دشنام اور بہتان
لگانے سے روک نہیں سکتا [illegible] اور راست گفتار و نیک
نیت صاحب ہو چنانچہ ہم ذیل میں اسی کی تفصیل لکھتے ہیں اول
ہم کتاب مذکورہ کے چند اقتباس پیش کرینگے کہ جس سے معلوم ہو
کہ یہ پہلوان بہادر اسلام کا کس طرح سے مخالفوں کی بیخ کنی
کرنا چاہتے تو بتانا چاہئے کہ مصنف موصوف صدیق المسیح کی ہیں
ذیل میں [illegible] تاکید فرماتے ہیں کہ جو ان سوال کا جواب دینا
چاہئے یعنی زبان کو دشنام سے روک کے جواب دے پادری ٹھاکر
صاحب کی شش کو یہاں نکالے اگر بطور نمونہ کے حافظ صاحب
ایک ٹھاکر صاحب کی گالیوں میں سے لکھ دیتے تو ناظرین انکو بھی
دیکھ لیں یہاں دیتے شاید حافظ صاحب بوقت تصنیف کتاب ہذا
کے اس تاکید کو بھول گئے ہونگے بلا گالی اور دشنام سے تو جیسے
نکالتے ہوں اور شاید وہ ان باتوں کو جو اس کتاب میں لکھی
ہیں دشنام نہیں سمجھتے ہونگے لیکن ناظرین بعد ملاحظہ اقتباس
کتاب مذکورہ کے خود منصف کرینگے اور وہ اقتباس یہ ہیں اول

صفحہ ۳ بعد بیان دیئے کہ اس رود سے کہ مولوی رحمت اللہ صاحب
نے اکبر آباد میں پادری فنڈر صاحب کے ساتھ بحث کی کیسے
پادری صاحب بھی ہندوستان میں انجمنی حجت دے ہو سکی کہ نام
بھی بحث کا زبان پر لاوے پھر مدت کے بعد سنہ ۱۸۵۷ء میں جو شہر
[illegible] میں جا [illegible] نے کہیں سے سرکار دیکھ لیا
پیر حافظ صاحب مخالف کی بیخ کنی کرکے کیا فخر کرتے ہیں جہاں
کرتے تھے لکھا ہے اس حضرت نے اسکا دیا سر پھیرا کہ پھر کبھی ہوا
خواہ اس وقت سے آج تک پھر کسی نے بھی دم نہ مارا چنانچہ بارہا
یہاں وہ جو کہ پادری صاحبان مثلاً پادری فرنچ صاحب و
فورمن صاحب و ٹامس صاحب وغیرہ کے مکان پر اسی قریب
کے جانیکا اتفاق ہوا اگر کبھو کہ کسی نے نام بھی بحث کا لیا ہو پھر
صفحہ ۴ میں حافظ صاحب اپنی تعریف کے لئے یوں فرماتے
ہیں اب پادری فرنچ صاحب جو اس سے بھی دیکھئے پادری
فنڈر صاحب سے بھی زیادہ لیاقت رکھتے ہیں وقت قائم
کے بعد کی طرح بھاگے کھڑے اور لکھنؤ سے بھاگے ہیں شاید حافظ
صاحب نے یہ خبر دہلی و لکھنؤ میں اپنی فوج کی کے لئے لکھی
ہیں بقول شاعر ثنائی خود بخود گفتن نمی زیبد ترا صاحبہ
باشاید یہ بیچارے پادری لوگ بسبب شدت دشنام لکھے میں
کے دینے میں مصنف صاحب ثابت قدم ہیں لکھنؤ سے بھاگ گئے
ہوں +
چنانچہ آگے دیباچہ تفصیل کیا کی ہے دیکھو صفحہ ۳ مصنف مذکورہ
پادری عماد الدین صاحب اپنے گھر میں قلعہ دروازہ میں گھس گئے
کہ میری کتاب کا کوئی جواب نہیں دیتا چنانچہ اسی خام خیال
سے کتاب ہدایت المسلمین اور تاریخ محمدی بھی لکھ ماری
شاید حافظ صاحب مخالفوں کے سب خام خیالات فراست سے
جانتے ہونگے پھر صفحہ ۵ میں مولوی عماد الدین صاحب نے سہو
کاتب کی نسبت یعنی بیان کیا کہ سہو کاتب سے انجیل کا کیا
مطلب نہیں بگڑا اور جو یہی سہو کاتب تحریف کی دلیل اور
انکے غیر معتبر ہونے کی حجت ہو تو چاہئے کہ سارے جہان کی

سب کتابیں غیر معتبر کیجی جاویں تو انکے جواب میں حافظ
صاحب فرماتے ہیں کیسی صریح غلط اور بیہودہ بات ہے ایسی تحریر
پادریوں کے سامنے کرکے دل خوش کرنا تھا یہاں خصم کے
سامنے کب مان جاتی ہیں پھر دو سطروں کے بعد فرماتے ہیں
یہ کتنا بڑا جھوٹ ہے یہ شتر کی طرح مبالغہ کیا ہے بھلا صاحب بتاؤ
فرمائیے کہ آپ نے تمام جہان کی کتابیں کب دیکھیں [illegible] کے
مثل کو جان لئے جیسے ہو پھر دو سطروں کے بعد حافظ صاحب
یوں فرماتے ہیں آپ نے ناحق اتنا جھوٹ بہتان [illegible] کر دیا ہے
کس اور جگہ کام نہ آتا [illegible] سوچ کر لکھیں پھر صفحہ
۱۰ [illegible] اور یہ جو آپ فرماتے ہیں کہ اسکا ترجمہ [illegible] کیجاوے
نہیں میں کہتا ہوں کہ آپ کو عقل سے کچھ بھی علاقہ نہیں پھر صفحہ
۱۰ [illegible] پھر آپ نے سراسر جھوٹ لکھا ہے کہ مسیح نے اپنے
تئیں ہرگز سید الانبیاء و خاتم النبیین نہیں کہا ہاں البتہ [illegible]
چور اور ڈاکو جنگلی کہا ہے اس مقام پر تو حافظ صاحب معاذ اللہ
مسیح کے ناطے سے بھی دست بردار ہوئے تو کیا تعجب ہے [illegible]
کو سراسر جھوٹ بتاتے ہیں پھر صفحہ ۱۰ [illegible] آج تک جیسا ہوں
کی احادیث کی کوئی کتاب نہیں دیکھی اگر آپکے پاس ہو تو [illegible]
کرکے پیش کریں پھر دو سطروں کے بعد حافظ صاحب فرماتے
ہیں کچھ آنکھ کو خوف کرو کیوں دھوکا دیتے ہو [illegible] پادری ہو کر
انا خفی [illegible] ایک روز خدا کے سامنے ہونا ہے جب حافظ [illegible]
کسی بات سے آگاہ نہیں ہوتے تب انکو بھی وہ اس بات سے [illegible]
ہیں پھر تنا بالکے ہیں پھر صفحہ ۱۰ ٹھاکر صاحب کا کیا اعتبار ہے
وہ تو یوں ہی جھوٹے حوالے دیا کرتے ہیں پھر صفحہ ۱۰ [illegible]
مدد گاروں کے مثل کا لڑک وغیرہ۔ پھر تین سطروں کے بعد
فرماتے ہیں ایسے دھوکوں سے جاہل پادریوں کو خوش کیا
کرو [illegible] صرف مولوی عماد الدین صاحب کی ہجو کرنے پر کفایت ہوگا
[illegible] کے نام حقارت سے لیتے ہیں کیا صاحب [illegible] پادری
ٹھاکر صاحب کے حق میں [illegible] کہ وہ تو یوں ہی جھوٹے حوالے
دیا کرتے ہیں کیا حافظ صاحب مخالفوں کے نام پر غضب بھی

دکھلانے سے صرف پادری یا صاحب بھی نہ تھے اور بابلی پادری
لکھتے ہیں کیا کوئی بھی مثل حافظ نہیں ہیں علاوہ اسکے
اور کسی جگہ بھی حافظ صاحب اسی طرح لکھتے ہیں چنانچہ دیکھو
صفحہ ۱۱۱ صرف فنڈر کی کتاب میزان الحق کہہ کر لکھتے ہیں کہ [illegible]
ہو کر آپ نے اتنا نہ سوچا کہ پادری صاحب نے تو [illegible] اور
زیب سے اپنی ما تحت [illegible] اپنی کتاب کو نقل [illegible]
دکھلا دے دیکھئے پادری فنڈر صاحب کی کتاب سے کیوں [illegible]
کر دی اور اپنی بے علمی کو عام لوگوں کے سامنے کس نے ظاہر کیا
پھر صفحہ [illegible] اور یوحنا کے [illegible] باب آیت [illegible] جو آپ نے
فنڈر کی تقلید کر کے لکھا ہے اگرچہ کل تقریر باعث شرم نہیں تھی
اسکا جواب یہ ہے [illegible] وغیرہ اسی طرح مولوی عمادالدین صاحب کو
کثرت پانی پت لکھتے ہیں اور صفحہ [illegible] اور [illegible] پر تو صرف پانی
لکھتے ہیں اور صفحہ [illegible] کے حاشیہ پر مولوی فقیر محمد صاحب لکھتے
ہیں آپ کس شبہ سے اس عبارت کو قرآن کی آیات سے
مقابلہ کرتے ہیں اس سے صاف ظاہر ہوتا کہ علم ادب سے
کچھ بھی نہیں [illegible] مولوی صاحب کے نزدیک مخالف
پر ایسی باتیں کہنا علم ادب کا ایک خاص قاعدہ ہے علاوہ اسکے
[illegible] مخالف کے دین اور دینی کتاب
اور مسیحی بزرگوں کی حقارت کرتے ہیں پھر دیکھو صفحہ [illegible]
[illegible] عبارت کو علمائے مسیحیہ قرآن کی
عبارت سے بہتر بتاتے ہیں میں کہتا ہوں کہ اگر علمائے مسیحیہ
[illegible] سے ایسے عیسائی مراد ہیں جو پادری کلارک کی کوٹھی [illegible]
سے بہتر کہے ہیں تو تسلیم ہے [illegible] کوئی صاحب علم ایسی بات نہیں
کہہ سکتا اور کیوں کہے کہ علمائے مسیحی بیچارے تو اردو
زبان سے بھی معذور ہیں عربی زبان کی لیاقت [illegible]
کی کہ جس سے ایک کو دوسری کتاب پر باعتبار فصاحت کے
ترجیح دے سکیں کہاں حاصل ہے کہ آپ صرف [illegible] دعویٰ
وہی کی رکھتے ہیں۔ اس مقام سے معلوم ہوا ہے کہ عربی زبان
کی لیاقت عیسائی نہیں رکھتے ہیں البتہ مشہور ہے کہ ہر طرح فن

میں ادبی لیاقت کم ہے مگر برعکس اسکے حافظ صاحب خود منہ
[illegible] فرماتے ہیں کہ فرانس جرمنی و ہندوستان وغیرہ میں [illegible]
سے زبان عربی کی تعلیم جاری ہے اور اس زبان میں بہت لوگ
ماہر فاضل ہوئے ہیں۔ واضح ہو کہ فرانس اور جرمنی کے لوگ
بیشک عیسائی ہیں۔ پھر صفحہ ۱۱۱ [illegible]
صاحب نے تفسیروں کا نام لکھا یا شاہجہانات ذکر [illegible] تفسیر سے
دروغ بے فروغ مولوی صاحب کا ظاہر ہوا۔ پھر صفحہ [illegible]
آپ پر لازم تھا کہ [illegible] شیطانی سے باز رہتے۔ پھر صفحہ [illegible]
پادری صاحب نے بسبب [illegible]
پھر صفحہ [illegible] پادری [illegible] بات [illegible]
کرو یاد کرتے ہیں۔ اب ناظرین منصف کریں کہ کیا اہل اسلام
کے نزدیک کسی شخص کی نسبت [illegible] الفاظوں کا لکھنا
صاحب ادب کے لائق ہے اور صرف مخالف صاحب ہی پر کیا
اور عیسائیوں عام اور خاص پر دشنام اور بہتان لکھتے ہیں
پھر پہلوان صاحب ادب [illegible] اسلام کا ایک خاص چراغ
ہیں اپنے تئیں خوش کرتا ہے پھر صفحہ [illegible] پر حواریوں کے حق
میں حافظ صاحب یوں لکھتے ہیں وے صرف [illegible]
بھرتے تھے اور [illegible] اور منصب دنیاوی سے مسیح کے ساتھ
ہونے تھے اور ذہن تو ایسے تھے کہ بیچارے مسیح کی بات
بھی اچھی طرح نہیں سمجھ سکتے تھے یہاں تک کہ جب حضرت
مسیح کہیں منادی کرتے [illegible] کوئی تمثیل بیان فرماتے
تو حواری [illegible] اس تمثیل کے معنے اور مطلب
پوچھ لیتے تھے۔ پھر صفحہ [illegible] پر [illegible] سراسر جھوٹ کی
ہر مسیح بیچارے نے اپنے تئیں ہرگز [illegible]
نہیں کہا۔ پھر صفحہ [illegible] پر دیکھو مسیح کا دم حیات بھی ذات
[illegible] ہی ہے کہ خداوند تعالیٰ اوروں کو اس سے
محفوظ رکھے بیچارے دو چار [illegible] جو بالکل [illegible] تھے طمع
دنیاوی کے واسطے بیشک مسیح کی خوشامد کرتے تھے گروہ
بھی [illegible] کے وقت بھاگ گئے اور ساتھ ہونے سے کیا [illegible]

حواریوں سے بھی جو شخص قسم کھا کر انکار صاف کیا۔ پھر صفحہ
[illegible] اس بڑھی نادرت نے تو بیٹے کو خدا کا بیٹا کہنا شروع
کیا۔ پھر صفحہ [illegible] مسیح بن یوسف نجار بھی عورتوں سے
محبت کرتے تھے۔ پھر اسی صفحہ پر دو سطروں کے بعد حافظ
صاحب رقم کرتے ہیں۔ پس جس حالت میں مسیح کے حقیقی
بھائی اور خود مسیح بھی قطع نظر محبت عورات سے بت پرستی
[illegible] عورتوں کے
مال کو اپنے استعمال میں لایا کرتے رہے۔ پھر صفحہ [illegible]
کہ انہوں نے (یعنے مسیح نے) عمر تیس سال میں کہ عین وقت
جوانی ہے شادی کی شاید باعث اسکا آپ یہ سمجھے ہونگے
کہ وہ نامرد ہوں یا کوئی اور شوق رکھتے ہوں یا یہ سبب
عورات خانہ بدوش کی [illegible] اجتناب [illegible] رہے۔ پھر
دیکھو صفحہ [illegible] مسیح کی طرف نہیں دیکھتے [illegible]
محبت عورات اجنبیہ [illegible]
جانا ہوگا [illegible]
پھر اس حق کی تکلیف کیوں کی ہے۔ پھر صفحہ [illegible] البتہ بات
یوں [illegible]
[illegible] کے مطابق [illegible] عورات [illegible]
ازدواج کے عادی ہیں [illegible] حقیقی بھائیوں [illegible] سلیمان
و مسیح کی مانند۔ پھر صفحہ [illegible] کہ مریم کی نسبت جو یہودیوں
کو یقین ہے اسکو حق تو بیجا انکار نہیں [illegible]
کی [illegible] نہیں سکتی اور عیسائی صاحبان بھی سکوت کے سوا کوئی
جواب نہیں دیتے اس سے صاف ظاہر ہو کہ حق یہودیوں کی طرف
ہے۔ اب ناظرین منصف کریں کہ [illegible] کی
زبان سے حضرت عیسیٰ کے حق میں ایسے کلمات صادر ہوتے ہیں
پس ایسے واہیات کا جواب دینا بیجا ہے کسی صاحب عقل
کے نزدیک جو انجیل کے مضمون سے واقف ہو ایسے گروہ کو
قابل صداقت کے نہیں ہو سکتے اور جو مصنف صاحب صفحہ [illegible]
پر لکھتے ہیں کہ اس مسیح کا قرآن میں نام و نشان بھی نہیں

سو یہ کچھ عذر بیجا ہے یہ انہوں نے اپنے گھڑ لئے ہیں۔ دوسرے یہ کہ ظاہر ہے مسیح تو دنیا میں ایک ہی ہوا اور ذکر اسکا انجیل میں اور قرآن میں بھی آیا ہے اور اگرچہ قرآن اور انجیل کے مضمون میں فرق ہے تو بحث صرف یہ ہے کہ ان دونوں کتابوں میں سے کس پر اعتبار کرنا چاہئے نہ یہ کہ آیا مسیح دو تھے کہ نہیں علاوہ اس میں یہ عذر اُنکے کام میں نہیں آسکتا اس لئے کہ اُنکے مسیح کی پیدایش پر بھی عبارت کی ہے کہ مسیح کی پیدایش کے بیان میں قرآن اور انجیل میں کچھ فرق نہیں ہے کہ وہ کنواری سے پیدا ہوا اور محمد صاحب نے بھی ہرگز کبھی یہ نہیں کہا کہ تمہارا مسیح اور ہے ہمارا اور محمد صاحب تو یہ بھی عیسائیوں کے عقیدہ پر عیب لگایا گئے پر مسیح کی حیثیت و شان کیا کرتے تھے برعکس حافظ صاحب کے کہ یہ تو آنحضرت سے زیادہ بزرگ تصور کرکے اُنکے خلاف تحریر فرماتے ہیں دوسرے یہ کہ حواری خداوند مسیح کی تعلیموں کے معنے پوچھا کرتے تھے تو ہمیں کوئی تعجب نہیں بلکہ چاہئے یہ واجب ہی ہے جو بات گرو کی نہ سمجھے رتبے وہ بہ عزت کرے اس میں کچھ بھی تعجب نہیں کہ چیلا گرو سے سوال کرے بلکہ یہ مناسب ہے پھر حافظ صاحب تحریر کرتے ہیں کہ حواری دنیاوی منصب اور راج کے لئے مسیح کے پیچھے ہو لئے تھے۔ کیا مسیح نے اپنے شاگردوں سے کہہ نہیں دیا تھا کہ تم دنیا میں میرے نام کے سبب سے مصیبتیں اٹھاؤگے دیکھو متی ۱۰۔۲۲۔ اور حتی کہ ۱۶۔۳۳ میں کیا لکھا نہیں ہو کہ مسیح نے اپنے شاگردوں سے کہا مبارک ہو تم جب میرے واسطے تمہیں لعن طعن کریں اور ستاویں اور ہر طرح کی بُری باتیں بہ ناحق تمہارے حق میں کہیں۔ پھر یوحنا ۱۵۔۲۰ میں کہا ہو کہ جب انہوں نے مجھے ستایا تو وے تمہیں بھی ستاویں گے اور لوقا ۲۱۔۱۲ میں ہے کہ سب تمہیں پکڑینگے اور عبادتخانوں اور قید خانوں میں حوالے کرینگے اور بادشاہوں اور حاکموں کے پاس کھینچیں گے پھر آیت ۱۶ میں ماں باپ اور بھائی اور رشتہ دار اور دوست بھی [illegible]

گرفتار کروا دیں گے اور تم میں سے بعضوں کو قتل کروا دیں گے آیت ۱۷۔ اور میرے نام کے سبب سب لوگ تم سے کینہ رکھیں گے اور ہم اسی طرح سے کئی ایک اور مقاموں پر بھی لکھا ہے اور اگر انکا یہی مطلب تھا تو کس واسطے وہ بعد عروج کے خداوند مسیح کی پیروی کرتے رہے اور جب پولوس اور پطرس وغیرہ جان کے خوف میں پڑے تو بھی مسیح کا انکار نہ کیا اور یہ بھی کیا عجیب بات ہے کہ حافظ صاحب حضرت مریم پر ایسا شک کرتے ہیں کہ باوجود قرآن کو بھی جھٹلاتے ہیں کہ سورہ مریم میں تو حضرت مریم کا حال صاف صاف منضبط ہے اور وہ انجیل کے عام مطلب کے موافق ہے علاوہ ان اقتباسوں کے کہ جن سے اچھی طرح معلوم ہو گیا ہے کہ حافظ صاحب کا کیسا مزاج ہے اب ہم تھوڑی سی ایسی عبارتیں بطور نمونہ کے لکھتے ہیں کہ جن سے انکی صلاحیت اور خدا ترسی ظاہر ہو جاوے۔ دیکھو صفحہ ۱۰۔ عیسائی کہتے ہیں کہ خدا خود مریم کے پیٹ میں جسم پکڑ کے سنتہ سرور سے حسب عادت نازا باہر نکلا۔ پھر صفحہ ۱۲۰ پر فرماتے ہیں جس صورت میں ایک شخص نو مہینے تو [illegible] حیض کھاتا رہے اور مکان منتہ میں سے بعادت معہودہ نکلا تکلے۔ دیکھو صفحہ ۶۰ و ۶۲ و ۶۳ و ۶۴ وغیرہ پر کہاں ہے اور ثابت کہاں تک نقل کیا جاوے جو شخص اس طرح کی نہیں بے شرمی اور بیحیائی سے چھپ کر خلقت کے سامنے پیش کرے ہم پوچھتے ہیں کہ ایسا شخص کسطرح سے امین ہو سکتا ہے کہ انجیل یا کسی کتاب کی تعلیم پر منصف ہوئے۔

غزل مولوی امداد حسین عرف محمد امداد

تخلص جبار مقیم اجمیر

عیسیٰ کی عنایت سے ہم [illegible]
نان کی عنوں سے [illegible]
ہو فیض [illegible]

خود کو [illegible] کی انجام ہمارا
بیچا نہیں سکتا کوئی مجرم ہمارا
[illegible] ہے ثنا کے جاوے نام ہمارا

پر حضرت مسیح نے صلیب پر کرکے مخلصی
جس ہم کو تقصیر تھے ہم اُسکی بادہ میں
کو مخلوق اور کوہ ہمہ ہے میرے مسیحا
عیسیٰ کی پرستش کے سوا کچھ نہیں ہے
کس شہر سے کریں شکر عنایت کا ادا ہم
بتا کس طرح ہم اچھے نہیں ہوتے

کہوا ہی دیکھوں جس ہم کو ہمارا
مسیح ہے یہی عیش اور آرام ہمارا
ہر روز یہی ورد صبح و شام ہمارا
[illegible] دین اور یہ اسلام ہمارا
[illegible] جام ہمارا
پر خون مسیحا میں ہو تمام ہمارا

رسید زر

منشی گردھرلعل صاحب سٹوڈن جالندھر	۱۲
سید علی شاہ صاحب دار وغہ صفائی جالندھر	۱۲
منشی بخشی رام صاحب ملازم پولیس جالندھر	۱۲
قاضی دوست محمد صاحب ذیلدار جالندھر	۱۲
بابو پرتاب سنگھ صاحب ڈسٹرکٹ انسپکٹر جالندھر	۱۲
میر محمد علی صاحب نیٹو ڈاکٹر جالندھر	۱۲
میاں غلام حیدر خان رئیس بستی غزان	۱۲
میاں محمد غضنفر خان صاحب رئیس بستی [illegible]	۱۲
بابو سادن مل صاحب میر منشی رجمنٹ ۲۹ چھاؤنی جالندھر	۱۲
لالہ رام تا مل پٹواری ساکن بستی غزان	۱۲
میاں الہی بخش صاحب سوڈ[illegible] سارجنٹ جالندھر پولیس	۱۲
لالہ لال صاحب ساہوکار جالندھر	۱۲
خواجہ احسن شاہ وزیری مجسٹریٹ لودیانہ	۶
معرفت پادری شکول صاحب راولپنڈی	[illegible]
سید زرعلی شاہ صاحب لودیانہ [illegible]	[illegible]
معرفت پادری نورمن صاحب واسطے ۱۰ کاپی	[illegible]
بابو جی سنگھ ہیڈ ماسٹر امرت سرواسطے ۱۲ کاپی اخبار	[illegible]
مسٹر جی امر صاحب	[illegible]

بمطبع امریکن مشن لودیانہ باہتمام پادری ہیری صاحب چھپا